پلاٹ خریدنے پر ٹوکن منی کے طور پر ایڈوانس دینا

مجیب: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1877

تاریخ اجراء: 28صفر المظفر1446ھ/03ستمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

زید نے بکر سے ایک پلاٹ خریدنے کا معاہدہ کیا اور معاہدے کے وقت زید نے بکر کو ٹوکن منی یا بکنگ کے نام پر کچھ رقم ایڈوانس دے دی تاکہ بکر یہ پلاٹ کسی اور کو نہ بیچے، زید کی طرف سے دی جانے والی یہ رقم بعد میں پلاٹ کی کل مالیت میں ایڈ ہو جائے گی، کیا اس طرح ٹوکن منی دینا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ٹوکن کروانا جائز ہے لیکن خیال رہے کہ خرید وفروخت کا معاہدہ ہو جانے کے بعد بیچنے والے یا خریدنے والے کو یہ اختیار نہیں کہ وہ بلاوجہِ شرعی معاہدے سے پھر جائیں اور ایک دوسرے کی رضامندی کے بغیر اس معاہدے کو ختم کردیں۔ اگر باہمی رضامندی سے اس معاہدے کو ختم کرتے ہیں، تو خریدنے والے کی ادا کی ہوئی ساری رقم اسے واپس کرنا لازم ہے۔ بعض لوگ ٹوکن ضبط کر لیتے ہیں یا مکمل رقم لوٹانے کے بجائے کم رقم واپس دیتے یا جرمانہ لیتے ہیں۔ یوں رقم لے لینا ہرگز جائز نہیں بلکہ ظلم کرنا اور باطل طریقے سے دوسروں کا مال کھانا ہے جو کہ حرام ہے اور وہ لیا ہوا مال حلال نہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”بیع نہ ہونے کی حالت میں بیعانہ ضبط کرلینا جیسا کہ جاہلوں میں رواج ہے ظلم صریح ہے، قال اللہ تعالی: لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ) ہاں اگر عقدِ بیع باہم تمام ہو لیا تھا یعنی طرفین سے ایجاب وقبول واقع ہو لیا اور کوئی موجب تنہا مشتری کے فسخ بیع کر دینے کا نہ رہا، اب بلاوجہ شرعی زید مشتری (خریدنے والا) عقد سے پھرتا ہے تو بیشک عمرو (بیچنے والے) کو روا ہے کہ اُس کا پھرنا نہ مانے اور بیع تمام شدہ کو تمام و لازم جانے، اس کے یہ معنی ہوں گے کہ مبیع ملکِ زید اور ثمن حقِ عمرو۔ درمختار کے باب الاقالہ میں ہے: من شرائطھا رضا المتعاقدین (اقالہ کی شرطوں میں

سے بائع و مشتری کا باہم رضامند ہونا ہے) یہ کبھی نہ ہو گا کہ بیع کو فسخ ہو جانا مان کر مبیع زید کو نہ دے اور اس کے روپے اس جُرم میں کہ تو کیوں پھر گیا ضبط کرے، ھل ھذا الا ظلم صریح (کیا یہ ظلم صریح نہیں ہے)۔"(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ94-95، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اگر خریدار قیمت ادا کرنے سے عاجز ہو جائے تو بیع کو فسخ کر دیا جائے گا اور بیعانہ کی رقم واپس کر دی جائے گی۔ شریعت کا قاعدہ ہے کہ المال بالمال یعنی کسی کا مالی نقصان ہو جائے تو وہ اس کے بدلے میں مال لے سکتا ہے۔ یہاں خریدار نے کوئی مالی نقصان نہیں کیا۔ لہٰذا اس کا مال ضبط کرنا، ناجائز ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا: وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر188) آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ (کنز الایمان) بیچنے والا خوشی سے اس بیع کو فسخ کر دے اور جو روپیہ پیشگی لیا تھا واپس کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی بہت سی غلطیوں کو معاف کر دے گا۔ حدیث شریف میں فرمایا: "من أقال نادما أقاله اللہ عثرته یوم القیامة" جو کسی نادم کی بیع کو فسخ کر دے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بہت سی غلطیوں کو معاف فرما دے گا۔"(وقار الفتاوی، جلد3، صفحہ262-263، بزمِ وقار الدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net